Registered

L No 89.

نورافشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۳۶) ہر ہفتہ بروز جمعہ شائع ہوتا ہے - ۷ ستمبر ۱۹۰۶ء جلد (۳۴)

گلدستۂ اخبار

ملتان صاحب ڈسٹرکٹ جج ملتان ڈویژن کو یکم ستمبر ۱۹۰۶ء سے چھ ماہ تک کی رعایتی رخصت عطا ہوئی ہے۔ **ایچ** اے مسٹر صاحب قائم مقام ڈپٹی کمشنر جھنگ نے ۱۰ ستمبر ۱۹۰۶ء سے ایک ماہ کی رعایتی رخصت حاصل کی۔ مسٹر صاحب کی غیر حاضری میں پنڈت تیج ہی پرشاد صاحب علاوہ اپنے فرائض کے ڈپٹی کمشنر کا کام کرینگے **لالہ** کدار ناتھ صاحب کے رخصت سے واپس آنے پر لالہ سری رام صاحب مظفر گڈھ سے امرتسر میں لالہ دیوان چند صاحب کی جگہ جو امرتسر میں سب جج رہینگے۔ عدالت خفیہ کے جج ہو کر تبدیل ہو گئے اور لالہ وسوندھی رام صاحب معمولی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کا کام کرینگے۔ **لی**۔ رو سینگل صاحب ڈویژنل جج امرتسر کو یکم اکتوبر ۱۹۰۶ء سے چھ ماہ کی مجتمع رخصت عطا ہوئی اور شیخ اصغر علی صاحب انکو سبکدوش کرینگے **ہندوستان** کے آتشکدوں میں قدیم ترین آگ اُس آتشکدہ کی ہے جو آج سے ۱۲ صدی پیشتر پارسیوں کے فارس سے ہندوستان آنے کی یادگار میں بنا تھا۔ ۲۴ گھنٹوں میں پانچ بار اس آگ میں ایندھن۔ صندل اور دوسری خوشبودار چیزیں ڈالی جاتی ہیں۔ **مکسیکو** میں پبلک کو موسم کی اطلاع دینے کا یہہ عجیب طریقہ رائج ہے کہ محکمہ حوادث موسم موسمی اطلاع ڈاک خانہ میں بھیجدیتا ہے اور یہاں ...... خطوں پر مہر کے ساتھ آئندہ ۲۴ گھنٹے کی موسمی حالت کی علامت بھی چھاپ دیتے ہیں۔ **دندان سازی** کا سب سے بڑا عمل حال میں بمقام لکھنؤ ایک ہاتھی پر کیا گیا تھا۔ دانت ۱۲ انچ لمبا اور قطر میں ۴ء۱۰ انچ تھا۔ ہاتھی کو خوب مضبوط باندھکر دانت کو بے حس کرنے کے لئے کوکین لگائی پھر دانت میں سوراخ کر کے اس کے اندر ایک سلاخ ڈال دی اور اس سلاخ میں رسی باندھکر چار گھوڑے جوڑکر دانت کو کھینچا گیا۔ **چین** کے ملک میں بردہ فروشی سب سے زیادہ ہوتی ہے چین کی آبادی چالیس کروڑ کے قریب ہے منجملہ اس تعداد کے وہاں ایک کروڑ غلام اور لونڈیاں ہیں **لیڈی کرزن** نے اپنی جان کا بیمہ پندرہ لاکھ روپیہ کو ۱۹۰۴ء میں کر دیا تھا۔ دو برس کے اندر انتقال کر گئیں اب یہہ روپیہ لارڈ کرزن پانے والے ہیں۔ **بمبئی** کی پارسی عورتوں نے یہہ اچھی خدمت اپنے ذمہ لی ہے کہ ہفتہ میں کم از کم ایک دفعہ اپنی ہم قوم غریب عورتوں کے پاس جاتی ہیں اور اگر ان کو روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے تو اس کا انتظام کر دیتی ہیں۔ **افسوس** ہے کہ کلکتہ کو بنگالیوں کو لڑکوں کے چوری ہونے کی بے بنیاد خبروں کے سبب سے ایسا جوش پیدا ہوا ہے کہ وہ پنجابیوں پر جنکی نسبت انہیں بچوں کے چرانے جانے کا شک ہے حملہ کر کے خوب مارپیٹ کرتے ہیں۔ **حال** میں ہی انہوں نے بنیوں کی فٹ بال ٹیم کے کئی ممبروں کو زدوکوب کر کے بیہوش کر دیا مگر بعد ازاں وہاں کے تعلیم یافتہ لوگوں نے انکی دلجوئی کے لئے انہیں ایک سو روپیہ نقد اور ایڈریس دیا۔ **مدراس** اور رنگون کے مابین بحری تار برقی کا سلسلہ قائم کرنے کی تجویز در پیش ہے۔ **دربھنگہ** میں طغیانی سے فصلوں کو سخت نقصان پہنچا۔ ضلع پورنیا میں بڑے زور سے سیلاب آیا جس سے فصلیں غارت ہو گئیں۔ **امریکہ** کے پریزیڈنٹ روزویلٹ نے سرکاری طور پر انگریزی کا اصلاح یافتہ رسم الخط اختیار کر لیا ہے اور سرکاری خط و کتابت میں اصلاح یافتہ طریق ہی کام میں آئیگا۔ مسٹر روزویلٹ کی اس تحریک کے خلاف انگلستان میں اعتراضات ہو رہے ہیں۔ **ایک** پارسی لیڈی نے غریب پارسیوں کے لئے ایک مکانات بنوانے کے لئے تیس ہزار روپیہ دیدیا ہے۔ سنا گیا ہے کہ اُن کی کل ملکیت صرف ساٹھ ہزار ہی کی تھی جس میں سے اس نے نصف اپنی قوم کے لئے بخشدی۔ قومی ہمدردی اس کا نام ہے۔ **ورہ خیر** کی ریلوے کی سرنگوں میں کام کرنیوالوں کے لئے تازہ ہوا کے پنکھے منگوائے ہیں۔ **کلکتہ** میں بچوں کے چوری جانے کا خوف پھر عود کر آیا۔ ایک آدمی بمشکل جنگل سے بچ نکلا۔ **کلکتہ** کے نواح سیرامپور میں چار پنجابی بچوں کے چرانے کے الزام میں گرفتار پولیس ہیں ۱۰ ستمبر سے ۳ اکتوبر تک نارتھ ویسٹرن اور دیگر ریلوے سستی شرح کے واپسی ٹکٹ جاری کرینگی تاکہ تعطیلوں میں سیر کی سہولیت ہو۔ **سینٹ پیٹرسبرگ** میں ایک انتقامی سوسائیٹی قائم ہوئی جو انقلاب پسند قاتلوں کو قتل کریگی۔ اس نے انقلاب پسندوں کو بذریعہ اعلان مطلع کیا ہے کہ شوئی ہر ایک حادثہ کا جلدی انتقام لیا جاویگا۔ اس عام بغاوت کے لئے عظیم مقدار اسلحہ و بم کے گولوں کی خریدی گئی ہے لیکن راز کھل گیا۔ کئی ایک سرغنے گرفتار کئے گئے۔ **نٹال** و کیپ ٹون کے درمیان دوستی انقطاع ہے نٹال نے شرح ریلوے میں زیادتی کی ہے نٹال میں ایک تحریک اٹھی کہ ڈرنسوال کے ساتھ ملحق کیا جاوے۔ اس الحاق سے ٹرانسوال

ایڈیٹوریل نوٹس

ہندوستان میں مشنری کام کا آغاز۔ بائبل سوسائیٹی کے سکرٹری پادری ٹی ایس وانکوپ صاحب نے گذشتہ سال ایک جلسہ میں کہا تھا کہ اس بات سے بہت کم لوگ واقف ہیں کہ نوشتوں کا سب سے پہلا ترجمہ شمالی ہند کی کسی زبان میں ایک محمدی منشی نے کیا تھا جس کا مقابلہ یونانی زبان کے ساتھ اور اسکی نظرثانی ایسٹ انڈیا کمپنی کے ایک میڈیکل آفیسر ڈبلیو ہنٹر صاحب بہادر نے کی تھی اور گورنر جنرل مارکوئیس آف ولیزلی صاحب بہادر کے ایما سے کلکتہ کے فورٹ ولیم مطبع میں مطبوع ہوا تھا۔ یہہ واقعہ ۱۸۰۰ء کا ہے یعنی اب اس کام کو قریب یکصد سال کا عرصہ گذر چکا ہے۔ اور پہلی بائبل سوسائیٹی کے ہندوستان میں قایم ہونے کے چھ سال بعد لہذا اردو کا سب سے قدیم ترجمہ ۱۸۰۵ء میں ہوا تھا۔

کلکتہ بائبل سوسائیٹی کا جس کی بنیاد ۱۸۱۱ء میں ڈالی گئی تھی پہلا پریزیڈنٹ سوپریم کورٹ کا جج جے ایچ ہیرنگٹن صاحب بہادر تھا۔ اس کے پانچ سال بعد جبکہ عیسائی مشنیں شمالی ہند میں عملی طور پر معدوم تھیں اور انہوں نے بنگال میں ابھی مشکل سے قدم ہی رکھا تھا تو کلکتہ کی بائبل سوسائیٹی ایسٹ انڈیا کمپنی کے افسروں کے ساتھ اس امر کی خط و کتابت کر رہی تھی کہ آگرہ۔ غازی آباد۔ الہ آباد۔ اور کانپور میں بھی بائبل کے کام کو وسعت دیجاتے۔

اس کے چند سال بعد بنارس۔ کانپور۔ اور میرٹھ میں اس سوسائیٹی کی شاخیں قایم ہوئیں اور انہیں کی وساطت سے شمالی ہندوستان کے تیس شہروں میں مشنری کام کا آغاز ہوا۔ ان مرکزوں میں سے قریباً ہر ایک مرکز میں سول اور ملٹری آفیسر اس کام کے متعلق فنڈ جمع کرتے اور نوشتوں کو جو کلکتہ سے اُن کے پاس بھیجے جایا کرتے تھے لوگوں تقسیم کرتے رہے۔

جب ۱۸۴۵ء میں یہہ کل شاخیں شہر آگرہ کے درمیان نارتھ انڈیا بائبل سوسائیٹی کے ساتھ متحد ہوگئیں تو یہہ کام آنریبل مسٹر جاس ٹامس صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر کے زیر حمایت تھا۔ اور سوسائیٹی کے بڑے بھاری حامیان میسرز جے تھارنٹن ایچ ایم ایلیٹ۔ ڈبلیو رابرٹس۔ آر لوتھر۔ ہردو میتھو۔ جان اور ولیم۔ ہردو لارنس۔ جان اور ہنری ہردو ٹکر۔ سر ہنری مٹکاف۔ سر آر سی شیکسپیر۔ مسٹر پلوڈن۔ مسٹر ریڈ اور دیگر صاحبان تھے جن کے اسماء گرامی اُن صوبوں میں تاہنوز فراموش نہیں ہوئے جنکو ایسی ترقی اور عظمت دیکر انہوں نے سر بلند کیا تھا۔

گرجے کی عبادت میں نئی ایجاد۔ رنگون کے سینٹ فلپ چرچ کے چیلن ریورنڈ مسٹر کوٹنجے صاحب نے گرجے کی عبادت میں ایک نئے طریق کا اضافہ کیا ہے۔ جو حاضرین کو بڑا دلچسپ اور ہر دلعزیز معلوم دیتا ہے۔ جس سے اُن کے چیپل میں عابدوں کی حاضری بڑھ گئی ہے جس سے کلام کے سننے کا ہر ایک کو شوق اور موقع ہوتا ہے آپ ابتدائی سرمن (وعظ) کی بجائے منبر (پلپٹ) پر سے اُن سوالات کے جواب دیا کرتے ہیں جو جماعت میں سے کوئی شخص اُن سے عین گرجے ہی میں پوچھے کیونکہ انہوں نے سبھوں کو سوالات پوچھنے کی اجازت دے چھوڑی ہے۔ اسی دستور کے مطابق ایک دفعہ کسی نے اثنار عبادت میں اُن سے سوال کیا کہ "شیطان کون ہے اور کس نے اس کو بنایا"۔ صاحب موصوف نے جواب دیا کہ شیطان ایک وجود ہے جو دراصل آسمان میں ایک فرشتہ تھا اور کہ جب وہ خدا سے باغی ہو گیا تو آسمان میں سے نکال دیا گیا۔ اور اب وہ تمام دنیا میں گھومتا پھرتا ہے کہ کس کو پاسے اور پھاڑ کھائے۔ مگر وہ ہمہ جا حاضر و ناظر نہیں ہے۔ کسی اور نے جماعت میں سے اسی وقت دریافت کیا کہ بدی کو کس نے بنایا؟ اس سوال کا جواب بطور ایک مختصر وعظ کے ذرا طویل تھا۔ اور وہ اس طرح پر تھا کہ خالق پر بدی بنانے کا الزام نہیں لگ سکتا جس طرح سے کلورو فارم کے موجد پر اس دوا کے ایجاد کا الزام اس لئے نہیں لگ سکتا کہ شریر لوگ اس زہر سے اپنے آپ کو قتل کر ڈالتے ہیں۔ صاحب موصوف سوالات کے جوابات عموماً صرف بائبل ہی سے دیا کرتے ہیں اور ہر امر مسئلہ کے جواب کی حمایت میں بائبل سے ابواب آیات پیش کیا کرتے ہیں۔ اس طریقہ سے ظاہر ہے کہ پادری صاحب کلام میں ید طولےٰ اور بڑی دلچسپی رکھتے ہیں اور انکا منشا ہے کہ ہماری مسیحی جماعت کے مشکلات زیادہ تر حل ہو جائیں اور جماعت میں اس طرح پر سوال و جواب کرنے سے سبھوں کو فائدہ پہنچے ؎

سررشتہ تعلیم پنجاب کے ملازموں کی فہرست۔ صوبہ پنجاب کے محکمہ سررشتہ تعلیم میں سرکاری ملازموں کی ایک فہرست شائع ہوئی ہے جس میں ۳۰۰ نام ہیں قبل ازیں چند سال محکمہ سررشتہ تعلیم پنجاب میں سرکاری ملازموں کا شمار ڈیڑھ سو سے زیادہ نہ تھا جب مشر تیل صاحب کی سکیم جو وہ اس غرض سے تیار کر رہے ہیں کہ بعض بورڈ سکول صوبہ پنجاب سے خاص طور پر تعلق رکھیں مکمل ہو جائیگی تو امید کیجاتی ہے کہ سرکاری ملازموں کی

اندر - اِس نام کا ماہواری رسالہ مٹر دھرم پال بی۔اے کی ایڈیٹری میں اس سال کے شروع سے آریہ بھون لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ اگست کا پرچہ ہمارے پاس بغرض ریویو بھیجا گیا۔ اس کی چھپائی کاغذ عمدہ اور صاف ہے۔ اس کے مضامین آریا پبلک کے لئے مفید اور دلچسپ ہیں۔ اگست کے پرچہ کا مضمون آریا سماج کی زندگی یا موت" تمام آریاؤں کے بغور پڑھنے کے لائق ہے۔ اس مضمون میں ایک نقص یہہ ہے کہ آریہ سماج کی زندگی کی وجہ جو مضمون کی روح بیان کی ہے تسلی بخش نہیں ہے لیکن ایڈیٹر صاحب اس میں لاچار معلوم ہوتے ہیں کیونکہ انکو آریا سماج میں کوئی ایسی بات معلوم نہیں ہوئی کہ جس سے وہ آریا سماج کی زندگی کو ظاہر کر سکیں۔ قیمت سالانہ معہ محصولڈاک ۲ روپیہ ہر ایک کو جو آریہ سماج کی حالت سے واقفیت حاصل کرنا چاہتا ہے اِس رسالہ کو منگوانا چاہئے۔

ویدوں میں مسیح - اعمال ۱۴: ۱۶ و ۱۷۔

اُس نے اگلے زمانہ میں سب قوموں کو اپنی اپنی راہ چلنے دیا۔ تاہم اس نے اپنے آپ کو بے گواہ نہ چھوڑا" چنانچہ قدیم مذاہب کی تواریخوں اور قدیم کتبوں اور دستورات کے مطالعہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ قریباً ہر قدیم مذہب میں خواہ وہ مصریوں یا بابلیوں رومیوں یا یونانیوں ہی کا کیوں نہو مسیحی مذہب کے اصول بعض اوقات بالوضاحت اور بعض اوقات مبہم سے اور استعارۃً بالغرور پائے جاتے ہیں جو قیامت کے وقت انپر شہادت دینگے اور انکو مجرم ٹھہرائینگے اور وہ بات پوری کہ "جنہوں نے بغیر شریعت پائے گناہ کیا وہ بغیر شریعت کے ہلاک بھی ہونگے" (رومی ۲: ۱۲)۔ اسی نقطہ پر ہمارے ہنود و آریہ بھائی بھی جو وید کو اپنا ایمان اور عمل کا قانون تصور کرتے اور مانتے ہیں "شریعت نہ رکھتے ہوئے اپنے لئے خود ایک شریعت ہیں اور انکا حساب اسی کے مطابق ہوگا۔ چنانچہ ویدوں میں مسیح اور اس کے کاموں کا ایسا صریح اور واضح بیان ہے کہ وہ قیامت کے دن اپنے خلاف خود ہی گواہی دینگے۔ ویدوں کا بیان ہمارے آریہ بھائیوں کو مسیح تک پہنچانے کو استاد" ہے۔ لہذا ہم اپنے آریہ بھائیوں کی آیندہ بہبودی اور نجات کی خاطر اس معاملہ کے متعلق چند ایک باتیں اختصاراً پیش کرینگے۔

(۱) مسیح کا نام۔ یونانی میں مسیح کا تواریخی یا جسمانی نام یسوع ہے جس کے معنے عبرانی زبان میں (دیکھو یونانی میں بھی یہہ لفظ عبرانی ہی سے منتقل ہوکر آیا ہے) امداد۔ رہائی۔ اور نجات کے ہیں۔ اور یہہ نام بواسطہ جبرئیل مسیح کو اس لئے دیا گیا تھا کہ وہ اپنے لوگوں کو ان کے گناہوں سے چھڑائیگا" (متی ۱: ۲۲)۔ نیز اسکی بابت مرقوم ہے کہ وہ اپنی قوم اسرائیل کو چرائیگا" یا "انپر حکومت کریگا" یا "ہدایت کریگا" (متی ۲: ۶)۔ اسی طرح ویدوں میں "پرجاپتی" کے بھی یہی معنے ہیں۔ یعنی اپنی رعیت کا مالک۔ حاکم ہادی۔ (دیکھو نمبر ۱ و ۲ میں)۔ پھر اس کا نام "پُرش" "وِسواکرمن" "آتمدا" یعنی اپنے آپکا دینیوالا"۔ اسی طرح انجیل میں مسیح خداوند کی بابت آیا ہے۔ اس نے خود فرمایا کہ "میں بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہوں" (یوحنا ۱۰: ۱۵)۔ نیز دیکھو ذیل میں نمبر ۲ و ۳۔ (۲) وہ دنیا سے پیشتر پیدا ہوا۔ اور عالم کا خالق ہے۔ اس کا نصف فانی ہے اور نصف غیرفانی فانی ہونے کی حیثیت سے وہ موت سے خائف ہوا اسی فانی جسم میں اس نے قربانی کی۔ اپنی قربانی سے اس نے اپنے لوگوں کے گناہوں کو دور کیا۔ وغیرہ وغیرہ

ان مذکورہ بالا امور کے متعلق ہم ویدوں میں سے اقتباس کرتے ہیں: "ابتدا میں پرجاپتی ہی صرف یہہ سب کچھ تھا۔ پرجاپتی بھارت سنبھالنے والا ہے۔ کیونکہ وہ تمام اشیاء کو سنبھالتا ہے۔ پرجاپتی نے زندہ مخلوقات کو خلق کیا اپنی اعلیٰ تر زندہ سانس سے اُس نے دیوتاؤں کو پیدا کیا اور اپنی ادنیٰ زندہ سانس سے اس نے آدمیوں کو پیدا کیا۔ بعدازاں اس نے موت کو پیدا کیا تاکہ وہ تمام زندہ مخلوقات کو کھا جانے والی ہو۔ اُس پرجاپتی کا ایک نصف فانی تھا اور دوسرا نصف غیرفانی۔ اور اس نصف سے جو فانی تھا وہ موت سے خائف ہوا" (ستاپتھ برہمنا ۱۰: ۱: ۳-۱)۔ "ابتدا میں ہرنیا گربھا مبعوث ہوا تمام مخلوق ہستیوں کا اکیلا پیدا ہوا۔ اس نے اِس زمین اور آسمان کو قائم کیا اور انکو سنبھالتا ہے ہم اپنی نذر و نیاز سے کس دیوتا کی پرستش کریں" (رگ وید منڈل، اگیت ۱۲۱: ۱ وغیرہ)۔ "جب دیوتاؤں نے قربانی (یگ) رچی تو انہوں نے پرش کو بطور قربانی کے جانور کے باندھا۔ انہوں نے اسکو یعنی قربانی کو گھاس پر قربان کیا یعنی اسکو پرش کو جو ابتدا میں متولد ہوا تھا" (تیتریا ارنیاک کا انگریزی ترجمہ صفحہ ۲۳۱ سے ۲۳۳)۔ پرجاپتی نے ایک بڑا یگ کرنا چاہا اس نے چاہا کہ مجھے یگ (قربانی) کے لئے ایک موزون جسم ملجائے اور میں اس سے ملبس ہو جاؤن" (برہیدارنیاک اپنشد)۔ "ابتدا میں وہی انانیت صرف پرش ہی کی شکل میں تھی اس نے اپنی چاروں طرف دیکھکر سوائے اپنے کسی کو نہ پایا۔ اس نے پہلے کہا "یہہ میں ہوں"۔ پس نام "میں" پیدا ہوگیا" (برہیدارنیاک اپنشد ۱: ۱)۔ وہ پرش اس لئے کہلاتا ہے کہ "اُس نے اُن سب میں سے اول ہوکر تمام گناہوں کو آگ سے بھسم کر دیا

اس لئے اس کا نام پرش رکھا گیا" (دیکھو ایضاً صہ حاشیہ سکرڈ بکس آف دی ایسٹ - ہندو سیریز - جلد دوم مطبوعہ کرسچن لٹریچر سوسائٹی فار انڈیا - لندن اور مدراس)
اب اس ویدک بیان کے مطابق انجیل کا مطالعہ کرو کہ وید کیسی صفائی سے آریہ بھائیوں کو مسیح تک پہنچاتے ہیں۔ "ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا۔ یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا ساری چیزیں اُس کے وسیلے سے پیدا ہوئیں۔ ..... اس میں زندگی تھی" (یوحنا ۱:۱ و ۲ و ۳ و ۴) کلام یا کلمہ ویدوں میں اس کا نام واک ہے۔ دیکھو گرفتھ صاحب کا نوٹ - اکاونٹ آف دی ویداز کرسچن لٹریچر سوسائٹی فار انڈیا لندن اور مدراس ۱۸۹۶ء صفحہ ۱۰۵) "کلام مجسم ہوا" (یوحنا ۱:۱۴)۔ "دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی اور اس کا نام عمانوایل رکھینگے جس کا ترجمہ یہہ ہے۔ خدا ہمارے ساتھ" (متی ۱:۲۳)۔ یہہ پرجاپتی کا نصف فانی اور نصف غیر فانی ہونیکی طرف اشارہ ظاہر ہے۔ "پھر تھوڑا آگے بڑھکے منہ کے بل گرا اور یہہ دعا مانگی کہ اے میرے باپ اگر ہو سکے تو یہہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے۔ تاہم میری نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو" (متی ۲۶:۳۹ وغیرہ)۔ "یسوع نے بڑی آواز سے چلا کر کہا۔ ایلی ایلی لما سبقتنی یعنی اے میرے خدا۔ اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا" (متی ۲۷:۴۶)۔ "اس نصف سے جو فانی تھا وہ موت سے خایف ہوا"۔ "آج تو تو مجھ سے پیدا ہوا" (عبرانی ۵:۵ ۔ زبور ۲:۷)۔ اگر سوال کیا جائے کہ لفظ آج سے کون سا دن مراد ہے تو جواب یہہ ہے کہ وہی ازلیت یا وہی "ابتدا" ہے جس میں ہرنیا گربھا مبعوث ہوا۔ "تھا جس کے وسیلے سے اُس نے عالم پیدا کئے۔ وہ اس کی جلال کی رونق اور اُس کی ذات کا نقش ہوکر سب چیزوں کو اپنی قدرت کے کلام سے سنبھالتا ہے" (عبرانیوں ۱:۲ و ۳)۔ "تو نے قربانی اور نذر کی خواہش نہ کی۔ بلکہ میرے لئے ایک جسم تیار کیا۔ اس وقت میں نے کہا۔ کہ دیکھ میں آیا ہوں۔ ..... تاکہ اے خدا تیری مرضی پوری کروں" (عبرانی ۱۰:۵ و ۷)۔

یہہ ہے مشتے نمونہ از خروارے۔ اگر ہم اس خروار کو وا کریں اور اس کے ایک دانے کو یا کم از کم ایک ایک مشت کا امتحان اور ملاحظہ کریں تو کل حقیقت منکشف ہو جاویگی۔ اے ہمارے آریہ بھائیو! خصوصاً نہایت غیر متعصب اور منصف آریہ بھائیو! غور کرو اور ان ویدک اصولوں کی جو مثل سایہ ہیں حقیقت کو پہچانو۔ یہہ وہی گیان ہے جس سے مکتی پراپت ہو سکتی ہے اور جس کے سبب سے آپ لوگ بیکنٹھ کے ادھیکاری ہو سکتے ہو۔

مسیحی کارندوں کے لئے ہدایتیں۔

۱۔ فیلبوس کا حبشی خوجہ کو مسیح کے پاس لانا۔

فیلبوس بارھوں میں سے نہیں تھا (اعمال ۶:۱-۶)۔ آجکل کے خیال کے مطابق وہ ایک عام مسیحی تھا۔ لیکن اس کے حال سے دو بڑے سبق حاصل ہوتے ہیں۔ اول یہہ کہ ہر ایک مسیحی ذمہ دار ہے کہ لوگوں کو مسیح کے پاس لاوے۔ اور دوم یہہ کہ خدا عام مسیحی کو اتنی ہی جلدی سے اور پورے طور سے اپنی طاقت بخش سکتا ہے جیسا کہ ایک تقرری یافتہ خادم الدین کو (اعمال ۸:۴-۸ اور ۲۶-۴۰)۔ روح القدس کی تقرری ہی کافی تقرری ہے۔ جب فیلبوس حبشی کو مسیح کے پاس لایا روح القدس کی اس کے اندر ایسی ہی حرکت اور تاثیر تھی جیسا کہ آج کل کبھی کبھی ہمارے اندر بھی ہوتی ہے۔ لیکن اکثر ہماری نسبت یہہ نہیں لکھا جاتا کہ "وہ اس طرف دوڑا"۔ ہم فیلبوس کی سرگرمی کو نظر انداز نہ کریں جبکہ وہ سرگرمی سے بولتا تھا تو اس کی سرگرم روح نے اس کی آواز میں ایک کشش پیدا کر دی تھی۔ آواز کی طرز صدق دلی کا اظہار ہے۔

حبشی سچائی کا حقیقی متلاشی تھا وہ یہودی مرید تھا جس پر یہودی روایتوں کا بہت کچھ اثر نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لئے وہ بغیر کسی جھجک کے یسعیاہ نبی کی کتاب پڑھ رہا تھا۔ اُس کی حالت کیسی قابل رحم تھی اس کی آواز سے ہی ظاہر ہوتا تھا کہ وہ سچائی کا بھوکا ہے۔ اس سبب سے فیلبوس نے سوال کیا "کیا تو سمجھتا ہے"۔ کاشکہ مسیح کی کلیسیا اُس محتاج روح کی آواز کو سنتی جو کہتی ہے کہ "میں کس طرح سمجھوں جب تک کوئی میری ہدایت نہ کرے"۔ راستہ صاف تھا اور فیلبوس نے اُس کے روبرو مسیح کی منادی کی۔ یسعیاہ ۵۳ باب کا مطالعہ کرو۔ اور تم جانوگے کہ اس نے کیا منادی کی یہہ ہر زمانے میں یسوع کی نسبت منادی کرنے کی اصول والی بات ہوگی۔ غور کرو کس طرح فیلبوس نے ایمان کے سادہ اقرار کو کافی سمجھا۔ اُس نے دیکھا کہ اس شخص کا ایمان حقیقی ہے اور اس کو یقین تھا کہ اس کے اظہار کے لئے بہت لفظوں کی ضرورت نہیں۔ لمبے چوڑے عقیدے کو محض زبانی حفظ کر لینے کی نسبت چھوٹے سے عقیدہ کو عملی زندگی سے ظاہر کرنا بہتر ہے۔

دعا! اے خدا کی روح! میری رہبری کر کہ میں آدمیوں کی رہبری کر سکوں ایسا کر کہ میں تیرے حکم کو سنکر دوڑنے کے لئے اور تیرے لئے بولنے کو تیار رہوں۔ میری مدد کر کہ میں ایسی زندگی بسر کر سکوں کہ جس سے لوگ میری بات کو قبول کر سکیں۔

۲۔ پطرس کا کرنیلیوس کو مسیح کے پاس لانا۔





جب پطرس کو یہہ یقین ہوگیا کہ خدا چاہتا ہے کہ میں کرنیلیوس کے پاس جاؤں تو حل طلب امر اس کے لئے یہہ تھا کہ کس طرح اس غیر قوم کی مدد کی جاوے (اعمال ۱۰ باب)۔ جب وہ سفر کر رہا تھا تو اس کو تعجب ہوتا تھا کہ اس کی کیا غرض ہے جو اسکو جو سربراہ رسول تھا ایک عجیب رویا دکھلائی گئی۔ لیکن اس سے عجیب تر بات یہہ ہے کہ ایک غیر قوم پر فرشتہ ظاہر ہوا فرشتہ انسان کا کام نہیں کر سکتا۔ خدا نے پسند کیا کہ انسان کی منادی سے دنیا کو بچایا جاوے۔ کرنیلیوس کا دل خدا کی روح سے صاف کیا گیا کیونکہ اس نے سچے دل سے توبہ کی تھی اور اس روشنی کے لئے جو اسکو ملی تھی وفادار رہنے کی سرگرمی سے کوشش کی تھی (۲ آیت)، مگر اسکو کافی روشنی نہیں ملی تھی کہ مسیح کو جان سکے جب تک کہ اس کے پاس انجیل نہ پہنچائی جاوے اسی طرح ہر ایک شخص کا حال ہے۔ خواہ اسکی زندگی کیسی ہی اعلیٰ کیوں نہ ہو۔ پطرس کا کام مشکل نہیں تھا لیکن ضروری تھا۔ ترغیب کی ضرورت نہ تھی مگر فرض کے لئے زیادہ روشنی کی ضرورت تھی۔ اس کے سامعین نے اس کے الفاظ کو دل لگا کے بڑی توجہ سے سنا۔ یہہ ایسا وقت تھا جسکی بابت لکھا ہے کہ آسمان میں خوشی ہوتی ہے جب پطرس کلام کرتا تھا روح القدس سب پر جنہوں نے کلام سنا نازل ہوئی انہوں نے خدا کی بزرگی کی اور بپتسمہ حاصل کیا ایسی حالت میں جیسا کہ قدرتی طور پر ہوتا ہے انہوں نے پطرس سے درخواست کی کہ اور کچھ دن تک وہ میں رہے۔ وہ زندگی کی روٹی کے بھوکے تھے۔ اس میں شک نہیں کہ انہیں دنوں میں انہوں نے اوروں کو بھی ڈھونڈا اور نئے ایمان میں لائے۔ اس وقت پطرس کیسا شکر گذار تھا کہ وہ اپنی جھجک پر غالب آیا اور آسمانی رویا کے تابع ہونے کے سبب سے اس کے پرانے تعصبات ٹوٹ گئے بعض شخص جو گرجہ کی عبادت میں حاضر ہونے کے عادی نہیں ہیں بعض اوقات کرنیلیوس کی سی زندگی کو ظاہر کرتے ہیں۔ روح ہمیں سکھاتی ہے کہ ہم جائیں اور اُن کے ساتھ گفتگو کریں۔ ہم ان تمام موقعوں کو جن کے لئے ہم بلائے جاتے ہیں کام میں لاؤ سیکھیں۔ وہ ہماری امید سے بڑھ کر ہمکو قبول کرنے کو تیار ہونگے۔

دعا۔ اے خداوند میں تیری اس بڑی محبت کے لئے جو تو آدمیوں سے رکھتا ہے تیرا شکر کرتا ہوں۔ میری مدد کر کہ میں اس بات کو محسوس کر سکوں کہ سب سے بہتر آدمیوں کو بھی مسیح کی ضرورت ہے۔

مُراسلات

سیالکوٹ کنونشن

نمبر (۵)

۱۷ اگست سنہ ۱۹۰۶ء

خدا کا شکر ہے کہ کل کنونشن میں ۸۰۰۔۱۴ تک آدمی ہوگئے ہیں۔

جس وقت غیر قوموں میں منادی ہو رہی تھی ایک مسلمان شخص کھڑا ہوگیا کہ مجھکو بپتسمہ دو مسٹر واعظ نے اسکو سپیرسن صاحب کے پیش کر دیا۔ ایک شخص پانی لے آیا۔ اور اسے بپتسمہ دیا گیا۔ کل صبح کے وقت مسٹر واعظ نے مضمون سنایا۔

کہ یہاں وعظ ہوتے ہیں۔ گیت گائے جاتے ہیں دعائیں ہوتی ہیں۔ گناہوں کا اقرار ہوتا ہے یہہ سب کچھ تو ہم اپنے گرجوں میں سنتے ہیں۔ اور یہہ سب کچھ ہمارے پاس ہے۔ ہم تو اس مطلب کے واسطے آئے ہیں کہ ہم یسوع کو دیکھیں۔

سوچو کوئی ہم کو دکھلا سکتا ہے فیلبوس کیطرح ہمیں مسیح کے پاس لے جاوے۔

دوپہر کے بعد کی میٹنگ میں پادری شہباز صاحب نے اپنا مضمون سنایا کہ۔

۳۰ زبور میں حضرت داؤد اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہے ہمیں بھی اپنے گناہوں کا اقرار خداوند سے کرنا چاہئے ہم سیالکوٹ آئے ہیں کہ مسیح سے برکتیں پاویں خدا کی برکت ایک عمارت کے موافق ہے کہ شروع ہو کے ترقی کرتی جاتی ہے۔ عمارت یہہ عمارت ایک ہی دن میں تو نہیں بنتی۔ مسیح تو موجود ہے ایمان کی آنکھ سے دیکھو۔ مسیح نے فرمایا ہے کہ جہاں دو یا تین حاضر ہوں میں وہاں موجود ہوں۔ مسیح موجود ہے۔ ہم تو ۲۔۳ سے بہت زیادہ ہیں۔ ایک بیمار ہو۔ وہ تب بھی اچھا ہو سکتا ہے اگر ڈاکٹر کی صلاح پر عمل کیا جاوے۔

ہمیں چاہئے کہ داؤد کیطرح دہائی دیویں۔ ہماری روح کی عمارت بنتی جاویگی مسیح مردوں کو زندہ کرنے والا ہے۔ اور نجات دینے والا ہے۔ جس نے نجات پائی وہی مسیح کی نجات کی لذت کو جانتا ہے۔

ہمنے سنا کہ مسیح مردہ عاقا ہمکو بھی مسیح کی طرح مر دعا ہونا چاہئے۔ ہمکو اپنی کمزوری کے واسطے مسیح سے دعا کرنی چاہئے ہمیں روحانی عمارت کے واسطے دعا کرنی چاہئے۔ دعا کرنے والے برکت پاتے ہیں۔ خداوند یسوع ہمارا ڈاکٹر ہے وہ ہماری دعا سے ہمکو اچھا کریگا۔ چاہئے کہ ہم مسیح کے پاس خلوت میں جاکے دعا کریں۔ مسیح سب سے بڑا ڈاکٹر ہے اگر ہمارے گناہ ہمالیہ پہاڑ کی مانند ہوں تو تو بھی وہ اچھا کر سکتا ہے۔

ایک بدکار عورت مسیح کے پاس آئی اور اُس نے گناہوں کی معافی حاصل کی۔ جو کوئی اس کے پاس جاوے وہ خالی واپس نہیں جا سکتا۔

بارہ جاسوس کنعان سے آئے تھے۔ لوگ کنعان میں داخل نہ ہونا چاہتے تھے۔ یشوعہ اور کالب جو ایمان لائے اور جنہوں نے لوگوں کو سمجھایا۔ وہ اس کنعان میں داخل ہوئے اور انہوں نے برکت پائی۔

میری امید ہے کہ جو کوئی سیالکوٹ کنونشن میں آیا ہے برکت پائے بغیر نہ جاویگا۔ مسیح کے پاس برکت ہے وہی مسیح کی روح اب بھی کام کرتی ہے جس نے مردوں کو زندہ کیا۔ اور کوڑھیوں کو اچھا کیا۔ اندھوں کو بینائی دی۔ جب تک انسان کی روحانی آنکھ نہ کھلی ہو وہ مسیح کو دیکھ نہیں سکتا۔ فقیہ اور فریسی اگرچہ اُنکی دنیاوی آنکھیں تھیں۔ اگرچہ وہ مسیح کے پاس تھے توبھی وہ مسیح کی قدرت کو نہ دیکھتے تھے۔

ایک جنم کا اندھا۔ ابھی اُس کی آنکھیں نہیں کھلی تھیں۔ وہ اپنی چادر پھینک کے مسیح کے پاس دوڑا چلا آیا۔ اس نے ایمان سے مسیح کو دیکھا۔ اسکی آنکھیں بعد میں کھلی تھیں۔

جو کوئی یہاں ہے خالی ہوئے مسیح کے پاس آوے اور وہ خوشی کی خبر سیالکوٹ سے لیکر جاوے۔

پادری پیٹرسن صاحب نے فرمایا کہ

یسوع مسیح جو ہر طرح سے معمور کرنے والا ہے جو ہر ایک کو روحانی بخششوں سے معمور کرتا ہے اس کی محبت آویگی اور ہر ایک خالی جگہ کو بھر دیگی۔

مسیح کی محبت اُس کی قدرت۔ روشنی کے موافق ہے۔ روشنی کا کام ہے کہ اندھیرے کو نکال دے۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ روشنی اس کمرہ میں آئے تو دروازہ کھولنا ہو روشنی خود بخود آجاویگی۔ اگر بند کردیں تو نہیں آویگی۔

انسان کا یہہ حال ہے کہ وہ کمرے کے دروازہ اور کھڑکیوں کو بند کرتا ہے اور اپنے لئے چراغ جلاتا ہے۔ ایسا آدمی پاگل ہے۔ وہ بے وقوف ہے۔ وہ شیطان کے پیچھے اسکی صلاح پر چلتا ہے جو اسے کہتا ہے کہ اپنے لئے معافی کماؤ۔ اپنے لئے پاکیزگی بناؤ۔ یعنے سورج کی روشنی کو نہ لو اپنے لئے چراغ جلاؤ۔ ایسا آدمی جو سورج کو نہ آنے دے وہ اپنا نقصان کریگا۔ اسکی صحت خراب ہوگی۔

اس طرح کا آدمی اُس شخص کے موافق ہوگا جو کیچڑ میں پڑا ہوا ہو۔ اور جو نکلنا نہ چاہے۔ بلکہ وہ کہے کہ میں کیچڑ میں رہکے پہلے اپنی پگڑی کو صاف کرونگا۔ پھر اس کے بعد نکلونگا۔

مسیح کہتا ہے کہ میں تجھے کیچڑ سے نکالتا ہوں۔ اپنے غرور۔ خودی شیخی وغیرہ کو مجھے ہٹانے دے اور مجھے پاکیزہ کر دے۔ مسیح کو تجھے روح سے بھرنے دے۔

اپنے دل کا دروازہ کھول دے۔ مسیح سے مانگ اور پاکیزگی اور برکت کو لے لے۔

روح القدس بھاری انعام ہے۔ وہ باپ اور بیٹے کی زندگی ہے وہ الہٰی محبت کا انعام ہے کب مانگوگے وہ تو یہاں موجود ہے معمور کرنے والا موجود ہے۔

وہ فرماتا ہے کہ یہوواہ میں ہوں۔ کیا چاہتے۔ پاکیزگی لے لو۔ خوشی لے لو۔ اطمینان لے لو۔

ایک سکہ سچا ہوتا ہے اور ایک نقلی ہوتا ہے۔ دنیا کی خوشی۔ آسمانی خوشی کی ایک نقل ہے۔ ہم آسمانی خوشی کے واسطے خدا کی تعریف کریں۔

مسیح اپنی زندگی میں خدا کی تعریف کرتا تھا جب تک ایمان نہ ہو الٰہی تعریف نہیں سکتی۔

ہم کھانے پر خدا کی تعریف پیشگی کرتے ہیں مسیح نے جب لوگوں کو کھانا کھلایا جب تک اس نے اپنے آسمانی باپ کی شکرگذاری نہیں کرلی بچوں کو روٹی کھانے نہیں دی۔ خواہ وہ روتے تھے کہ اُن کو بھوک تھی۔

اس نے لعزر کو قبر سے نہیں نکلنے دیا جب تک کہ اس نے خدا کی تعریف نہیں کرلی۔

تعریف بہشت کی ہوا ہے۔ فرشتے تعریف سے زمین کو گھیر لیتے ہیں۔ کلیسیا دس روز تک خدا کی تعریف کرتی رہی۔

ہمیں ہر حالت میں خدا کی تعریف کرنا چاہئے کمزوری میں بھی۔ ہر ایک مرد عورت اور بچے کو خدا کی تعریف کرنی چاہئے۔

مسیح نے ۴-۵ دفعہ ایمان سے خدا کی تعریف کی اور ایک دفعہ تجربہ کرنے کے بعد کتا اپنے مالک کی تعریف کرتا ہے۔ حیوان اپنے مالک کی تعریف کرتا جب اُسے کچھ ملے۔ ہم کنونشن کے لئے خدا کی تعریف کریں۔ آج سے مرد بنو۔ اور خدا کی تعریف کرو۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ کئی جوان پادری صاحب آگ کے گرد بیٹھے ہوئے سردی کے موسم میں بات چیت کر رہے تھے۔

ایک نے کہا کہ مینے مسیح کی خاطر حقہ چھوڑ دیا۔ دوسرے نے کہا کہ مینے مسیح کی خاطر ناول پڑھنا چھوڑ دیا ہے۔

ایک بڈھا پادری تھا اس سے انہوں نے پوچھا کہ تمنے مسیح کی خاطر کیا چھوڑا اس نے کہا کہ مینے چھوڑا کچھ نہیں۔ میں تو لینے والا آدمی ہوں۔ میں پاکیزگی۔ صبر لینے والا ہوں۔ جب مجھے غصہ آتا ہے میں کہتا ہوں صبر دے۔ جب کبھی مجھ سے



کرگراہٹ ہوتو میں خوشی مانگتا اور لیتا ہوں۔ میں تو عمر بھر لیتا رہونگا۔

لینے والے بنو۔ خزانہ کھلا ہے۔ تُم مانگو۔ مانگنے والا پاک روح لیتا ہے۔ جسطرح سانس لینے میں کوئی تکلیف نہیں اس طرح روح لینے میں کوئی تکلیف نہیں وہ ہمارے چاروں طرف ہے۔ روح القدس نے لو۔ آسانی سے لے لو۔

جسطرح ایک بادشاہ اپنی رعیت کو تحفہ دے اسی طرح سے خدا ہم کو روح القدس دیتا ہے لے لو۔ کیونکہ وہ محبت ہے۔

الراقم

وارث الدین

سہارنپور تھیالوجیکل سیمنری

اب کے سال اس سیمنری کے کورس میں کئی ایک تبدیلیاں کی گئیں۔ دیہاتوں اور یاجیوں کے [illegible] کام کرنے کے لئے تھوڑی لیاقت کے کارندوں کی بڑی ضرورت محسوس کر کے اُن کے واسطے سیمنری کے متعلق دو باقاعدہ نارمل کلاسیں کھولی گئیں۔ ادھر ہائی سکول بائیبل ٹیچروں کے لئے ایک ایسے کورس کا انتظام کیا گیا۔ جس میں بائیبل اور بائیبل کے متعلق مضامین کی زیادہ تعلیم دی جائیگی۔ یہہ کورس اور سیمنری کا جونیئر کورس ایک ہی ہوگا۔

سیمنری کے نارمل کی پہلی جماعت میں داخل ہونیکی لیاقت کم از کم اردو یا ہندی کی تیسری کتاب اور حساب میں سادہ تقسیم تک ہونی چاہئے۔

سیمنری خاص میں داخل ہونے کے لئے وہ جو اردو مڈل پاس ہیں انکو بائیبل میں پیدائش سے لیکر خروج ۲۰ تک اور نیز اناجیل اربعہ اور اعمال الرسل کی تواریخی باتوں میں امتحان دینا ہوگا۔ اور جو مڈل پاس نہیں ہیں انکو بائیبل کے امتحان کے علاوہ ذیل کے مضامین کا بھی امتحان دینا پڑیگا۔

عـ۱ اردو توبۃ النصوح اور قواعد اردو۔ عـ۲ تاریخ ہند عـ۳ جغرافیہ ایشیا و یورپ۔ عـ۴ حساب کسور عام کے آخر تک ۔

یہہ امتحان ہر آنے والے طالب علم سے اسکے اپنے ہی اسٹیشن میں اور اپنے ہی مشنری صاحب کے ماتحت دسمبر مہینے کے پہلے ہفتے میں لیا جائیگا لہذا ماہ نومبر کی ۱۵ تاریخ تک داخلات کے امتحان دینے والے طالب علموں کے نام پادری بی بی رائے سہارنپور کے پاس پہنچ جانے چاہئے تاکہ سوالات کے پرچے تیار کر کے وقت پر بھیجے جائیں۔

اب کے سال نارمل جماعتیں اکتوبر ۳۱ر سنہ ۱۹۱۰ء کو اور سیمنری خاص ۲ر جنوری سنہ ۱۹۱۱ء کو شروع ہونگی نئے اور پرانے طالب علم ان تاریخوں کو یاد رکھیں اس سیمنری کے کورس وغیرہ کی بابت اگر زیادہ دریافت کرنا ہو۔ تو سیمنری کے سالانہ انگریزی رپورٹ کا ملاحظہ کریں جو چند روز کے بعد مختلف اسٹیشنوں میں بھیجدیا جائیگا

پادری۔ بی بی رائے

سیالکوٹ کنونشن

میں خدا کا شکر کرتا ہوں۔ کہ اُس نے مجھے اس مبارک اور بابرکت جلسے میں جانے کی اجازت دی۔ شیطان نے تو مجھے روک لیا تھا۔ ایک دنبل میرے جسم میں ڈالدیا۔ (ایوب کی طرح) مگر میں نے خداوند سے بار بار عرض کی کہ خداوند جس طرح ممکن ہو۔ مجھے وہاں پہنچا دے۔ سو خداوند مجھ کو فوق العادت قوت و قدرت سے اُٹھا کر سیالکوٹ لے گیا۔ دوسرے لوگ اور خود ڈاکٹر حیران تھا۔ بلکہ ڈاکٹر نے کہدیا تھا۔ کہ تم ہفتہ عشرہ تک نہیں اُٹھ سکوگے مگر خدا نے اُٹھا دیا۔ اور سلامتی سے سیالکوٹ پہنچا دیا۔ اور برکات الٰہی سے مالامال کیا اُسی کی تعریف و ستایش ہو۔

بہت احباب جو اس کنونشن میں حاضر نہیں ہو سکے بذریعہ خطوط مجھسے کنونشن کے حالات دریافت فرماتے ہیں۔ میرے خیال میں سب کے جواب میں وہ مضامین کافی ہیں جو اخ معظم برادر مکرم وارث الدین صاحب نورافشان میں شایع کروا رہے ہیں۔ سب لفظ بلفظ اُن حقیقتوں سے متفق ہوں۔ بلکہ میرا یقین اُن برکات کی نسبت اُن سے بھی بڑھا ہوا ہے۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ ہمارے عزیزوں نے وہاں برکتیں حاصل کی ہیں۔ وہ نہ صرف برکات پا گئے ہیں۔ بلکہ خود برکت ہو گئے ہیں۔ جہاں جہاں وہ گئے ہیں۔ آگ لگانے گئے ہیں۔ اور لگا رہے ہیں۔ چنانچہ ذیل میں ایک عزیز کے خط سے چند فقرے اقتباس کر کے لکھتا ہوں۔ جس سے مسیحی ناظرین ان برکتوں کی حقیقت کسی قدر معلوم کر سکینگے ۔

"میرے نہایت ہی عزیز بھائی"

"میں خدا کا شکر کرتا ہوں۔ اُس بُلاہٹ اور اُس کی عجیب قدرت کے واسطے" "جو اُس نے مجھ حقیر ترین بندہ پر کی ہو جب سے میں (سیالکوٹ سے) آیا" "ہوں عجیب عجیب واقعات گذر رہے ہیں۔ میرے بھائیوں کو یقین ہو گیا ہو" "کہ خدا نے مجھ پر رحم کیا ہے جب کبھی میں نے دو چار بھائیوں کے واسطے دعا کی" "وہ خدا کے حضور پھوٹ پھوٹ کر رو دے۔ میرا ایمان ہو کہ یہاں (۔۔۔) روحانی زندگی" "پھوٹ نکلیگی۔ بشرطیکہ روح القدس کی آگ جو خدا نے" "پیدا کی ہو بجھ نہ جاوے۔ میں خداوند میں سرگرم ہوں۔

لیکن صورت "بدلتی جاتی ہے۔ اُس روحانی جوش کے عوض محبت کا جوش آ رہا ہے" شیطان بڑی مخالفت کر رہا ہے۔ ... مجھے خدا کے فضل سے امید ہے کہ وہ "شیطان کامیاب نہ ہوگا۔ ... خدا کا وہی جلوہ" ہر وقت میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ اور میں اُسکو ہر وقت آنکھوں کے سامنے "رکھتا ہوں۔ اس جلوہ کی یاد اور نظارہ اور خیال سے مجھے خوشی۔ تسلی" اور سیری ملتی ہے ... پنجاب (....) کے واسطے زندگی کی ضرورت "ہے۔ قوت کی ضرورت ہے۔ آسمانی قوت کی ضرورت ہے۔ دنیاوی" قوت ریت کی دیوار کے موافق ہے۔ جس سے کچھ نہ بنا۔ اور نہ بنیگا "خدا کی آگ کی ضرورت ہے۔ جو اسکو (....) منور کرے مسیحیوں" کے اندر روشنی آ جاوے۔ عالم بالا سے روح القدس کی قوت آ جاوے "کہ ہم سب روح کی قوت سے معمور ہو جاویں۔ خدا کی طرف سے زندگی آ جاوے" زندگی ہمیشہ کی زندگی ہمیں یقین کرتا ہوں۔ کہ دوسرے جن بھائی بہنوں نے برکات حاصل کی ہیں۔ وہ اپنے اپنے مکان اور کام میں نور ہو کر چمکینگے میں یہہ تو نہیں کہتا کہ ریوائیول شروع ہو گیا۔ لیکن یہہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتا کہ شخصی برکات کا شروع ہو گیا۔ تھوڑے سے ایمان کا گھاٹا ہے اور فدا سے اتفاق کی کسر ہے۔ جس وقت خدا کے فضل سے یہہ نقص دور ہو گے۔ تو یقیناً روحانی زندگی کی ندیاں بہ نکلینگی۔ جو کل ہندوستان کو سیراب کر دینگی ✣

راقم ۔ بھائیوں کا خادم واعظ

قسیس المعظم پادری فتح مسیح صاحب مرحوم

یہہ خبر تمام پنجابی مسیحیوں کے واسطے نہایت رنج و افسوس کی ہے کہ ہمارے لائق و محترم پادری ہمارے درمیان سے اُٹھ گئے۔ جنکا نعم البدل جلدی ملنا مشکل ہوگا۔ دیسی کلیسیا خصوصاً پنجابی کلیسیا میں کون اُنکی جگہ لیگا؟ کیا اُنکے بھائی عزیز ناصر الدین صاحب جو سرکاری ملازم ہیں اس جگہ کو نہ بھرینگے۔ خدا ایسا کرے۔ مرحوم نور افشاں کے لائق نامہ نگار تھے۔ اگرچہ گاہے گاہے لکھتے۔ مگر جب کبھی لکھتے تھے خوب لکھتے تھے۔ خدا فضل کرے۔ تو میرا ارادہ ہے کہ اُن کے مفصل حالات کسی فرصت کے وقت لکھونگا۔ لیکن بعض مشکلات کی وجہ سے میں عدیم الفرصت ہو رہا ہوں۔ خداوند اُن کے پس ماندوں کو صبر جمیل عطا فرماوے ✣

غزوہ ۔ واعظ

میں اپنے احباب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ چونکہ مشن نے مجھکو انجیل کی خدمت کے واسطے مظفر گڈھ بھیجنا مناسب سمجھا ہے۔ اس لئے مہربانی سے ستمبر کے دوسرے ہفتہ سے ذیل کے پتہ پر مجھ سے خط و کتابت کریں ✣

واعظ مشن ہوس مظفر گڈھ

کیا حیوانات دکھ محسوس کرتے ہیں؟

عوام الناس اور اکثر تعلیم یافتہ اشخاص میں ہر دو کا عموماً یہی مشاہدہ اور تجربہ اور یقین ہے کہ جس طرح انسان دکھ درد محسوس کرتا ہے ایسا ہی حیوانات بھی دکھ درد محسوس کرتے ہیں۔ مگر سائنس اس تجربہ عامہ کے خلاف یہہ سکھاتا ہے کہ حیوانات کو دکھ محسوس نہیں ہوتا۔ چنانچہ انڈیا میوزیم کلکتہ کے سابق اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ مسٹر فرینک فن صاحب بی اے ایف زیڈ ایس کا تجربہ جو دین دنیا سے نرالا ہے اُنکا بیان ہے کہ حیوانات کو دکھ درد ایسا محسوس نہیں ہوتا جیسا ہمکو ہوتا ہے۔ وجہ اس کی یہہ ہے کہ اُنکو درد کا امتیاز نہیں ہے اور گو اُن کے افعال جن سے ظاہراً معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح کے درد کا امتیاز رکھتے ہیں وہ دراصل اُن کا ذاتی ظہور ہے اور بلا مرضی خود میں آتے ہیں۔ جوش کا یہہ ظہور اُن کی نسل کے قیام کے لئے ایک لازمی اور حسب حال امر ہے۔ صاحب موصوف کا بیان ہے کہ ادنیٰ درجہ کے حیوانات مثل ادنیٰ درجہ کے آدمیوں کے ضرر کا احساس ایسا نہیں کرتے جیسا اعلیٰ یا متوسط درجہ کے انسان کرتے ہیں۔ اُنکا یہہ بھی خیال ہے کہ گھر کے جانور اپنی ہی قسم کے جنگلی جانوروں کی بہ نسبت زیادہ نرم مزاج اور درد اور خوف کے زیادہ متحمل اور محسوس کرنے والے ہوتے ہیں۔ وہ اپنی تحقیقات سے نتیجہ نکالتے ہیں کہ فطرت میں دراصل بہت سی مقدار دکھ درد کی موجود ہے جسکو میں سمجھ نہیں سکتا کہ وہ انسانی دکھ درد سے کسی طرح اور کس قدر مختلف ہیں۔ اُنکا گمان ہے کہ بعض اوقات حیوانات محض غم و حسرت سے ہی ہلاک ہو جاتے ہیں مگر آدمیوں میں یہہ واقعہ بالیقین شاذ ہی گذرتا ہے۔ یہہ ایک قابل غور امر ہے کہ فطرت بہت سے غیر مستوجب دکھ درد موجود ہیں اور اُنکو شکار کے دکھ درد تمام وضاحت کے ساتھ صرف ظاہری ہوتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انسان کا فرض ہے کہ وہ ادنیٰ درجہ کے حیوانات جو آرام و سلامتی رکھیں جو ہمارے زمانہ سے پیشتر بالکل نامعلوم تھا۔ لوگ ہمیشہ اپنے اس ظاہر فرض کو پردہ غفلت دے پڑے رہے۔ اب مستوجب ہیں کہ اپنی توجہ اس طرف مبذول کریں ✣ ایڈیٹر

خبط قادیانی

مرزا صاحب انجیل کی تعلیم کا رحمت العالمین اور باعث برکت و نجات ہونا ایک زمانہ بھر میں تسلیم کیا جا چکا ہے اور یہہ امر محتاج دلیل و ثبوت نہیں رہا۔ کہ جس اعلےٰ

درجہ کے اخلاق اور روحانیت کی تعلیم خداوند مسیح نے تلقین فرمائی ہے۔ وہ محض آپکا ہی حصہ تھی ورنہ سچ تو یہہ ہے کہ ایک راستباز روحانی معلم اس سے بڑھکر کچھ سکھلا بھی نہیں سکتا۔ پھر آپ کے تعصب پر کسقدر افسوس ہے کہ آپ اُس کے بے نظیر اخلاق اور روحانیت کا مقابلہ اپنے قرآن سے فرماتے ہیں۔ جسکی تمام تعلیمات نفسانیت سے مملو۔ اور حور و قصور و غلماں وغیرہ کا ذخیرہ ہیں۔ ای حضرت سلامت۔ اگر قرآن بدی کی سزا۔ اور عفو میں مصلحت وغیرہ نہ سکھلاتا تو آج اُسکا وجود ہی بفضلہ تعالےٰ کالعدم ہوتا۔ اور آپ کو ایسی رکیک تاویل کی ضرورت محسوس نہ ہوتی۔ کیا جناب بتلا سکتے ہیں کہ قرآن کے احکام جن میں جہاد اور قتل وغارتگری کی خدا اجازت دیتا ہے اور دشمن کے لئے لوٹ میں ہاتھ آئی عورتوں سے بلا نکاح ہمبستر ہونا حلال بتلاتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ انجیل کی سادگی آمیز۔ اور پاکیزگی آموز تعلیم سے افضل و اعلیٰ مانے جاسکتے ہیں۔ اور کیا انہی احکام کی موجودگی کے باعث آپ قرآن کی تعلیم کو ہر پہلو سے مکمل بتلا رہے ہیں۔ سبحان اللہ چشم بددور خداوند مسیح کی عالمگیر تعلیم ہر پہلو سے ایسی مکمل اور روحانیت و حقانیت سے ایسی مملو ہے۔ کہ جسپر اعتراض کرنے کے لئے بھی ایک شقی القلب اعرابی کی ضرورت ہے۔ اور الحمد للّٰہ کہ اب آپ نے قادیاں سے اس بات کا اشتہار دیکر اس مشکل کو بھی آسان کر دیا ہے۔ جزاک اللہ فی الدارین خیرا۔ ایسے ہی مواقع پر موزوں ہے + آپ خداوند مسیح کی نسبت (معاذ اللہ) بدزبان ہے غلط الزام لگاتے ہیں۔ لیکن کیا آپ بتلا سکتے ہیں کہ کس موقع پر خداوند مسیح نے کھلم کھلا کسی یہودی بزرگ کو ولد الحرام فرمایا تھا حضرت۔ براہ عنایت اعتراض وارد کرتے ہوئے آپ مقام و نام کتاب کا حوالہ تو مفصل رقم فرما دیا کریں۔ کیونکہ بار بار جواب الجواب کا انتظار کرنا پڑے۔ ہم کو تو بار بار غور و فکر کے باوجود بھی اناجیل اربعہ میں کوئی ایسا فقرہ معلوم نہیں ہوا جسکو آپکے مندرجہ صدر مضمون یا تاویلوں میں لیا جاسکے۔ ہاں اگر جناب کا یہہ حوالہ مقدس متی کی انجیل باب نمبر ۲۳ آیت نمبر ۱۲ سے ۳۳ تک سے تعلق ہے تو ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آپ نے اپنی الہامی عقل سے اسکا مفہوم اصلی سمجھنے میں سخت ٹھوکر کھائی ہے۔ اور ہمکو مسٹر برکت مسیح کا یہہ قول بالکل درست اور مبنی بر واقعات معلوم ہوتا ہے کہ "جناب والا معہ حواریاں خود دارالامان قادیاں میں پناہ گزیں ہوکر عقل اور سمجھ کی عملداری سے باہر چلے گئے ہیں"

کیا آپ بتلا سکتے ہیں کہ ایک روحانی معلم مامور من اللہ کا اصلی فرض کیا ہوتا ہے۔ اور کیا اگر ایسا مرسل اُس قوم کو جس کے لئے وہ مبعوث ہوا ہے۔ گمراہ اور علانیہ ریاکار دیکھے تو اُس کو کہاں تک رنج محسوس ہوتا ہے پس ایسے حالات دیکھکر تشبیہوں اور استعاروں کی صورت میں بزرگان قوم کو خصوصاً اور عوام الناس کو عموماً آنیوالے غضب سے ڈرانا اُس کا فرض اعظم ہوتا ہے۔ جیسا کہ اس موقعہ پر خداوند مسیح نے اپنا پاک فرض ادا کیا۔ تو بھی یہاں کوئی ایسا لفظ موجود نہیں ہے جس کے معنے یا مفہوم بقول جناب ولد الحرام ہو سکتے ہوں۔ اور ایسے مواقع کو لیکر اعتراض جڑدینا بھی ایک سخت گمراہ اور تاریک دل انسان کا کام ہے۔

کیا جناب نے ضربۃ عیسوی کا تیسرا اور چوتھا رسالہ مندرجہ صفحہ ۵۳ یا ۹۳ ملاحظہ فرما لیا ہے۔ اگر باوجود پڑھ لینے رسایل مذکور صدر کے آپ نے یہہ فقرہ (کہ حضرت مسیح کی تعلیم ناقص ہے۔ اور اُس پر خود بھی حضور ممدوح نے عمل نہیں فرمایا) زیب رسالہ فرما دیا ہے تو اب واقعی اس کا کوئی جواب بقول جناب نہیں ہے اور مجبوری ہے۔ کہ بقول حافظ ز الجرب الجرب علت بالندامہ) بار بار تضیع اوقات کا رجا باں ہے اور اگر تا حال بدقسمتی سے آپ مندرجہ بالا کتاب ملاحظہ نہیں کرسکے تو اب ہم بکمال عجز جناب سے اسے بغور مطالعہ کرنیکی درخواست کرتے ہیں۔ آپ کو مناسب ہے کہ باطمینان ان رسالوں کا ملاحظہ کرکے اگر بشرطیکہ آپ انصاف پسند ہوں بذریعہ اشتہار اس امر کا اعلان کردیں کہ ہمارا مندرجہ صدر دعوے غلط ہے۔ اور ہم ان فقرات کو بکمال ندامت واپس لیتے ہیں۔ اور اگر آپ کو اپنے مریدوں اور حواریوں کا ڈر مانع اظہار اصلیت ہے تو آپ کا مہدی مسعود ہونا خدانخواستہ غلط ٹھہرتا ہے۔

بعد ازیں آپ زلزلہ کا ذکر خیر فرماتے اور اپنی اس خود ساختہ پیشگوئی کو فخر سے عوام الناس تک پہنچاتے ہیں حضرت مرزا صاحب کبھی تو آپ حکمت عملی اور پالیسی کو خیرباد کہکر کوئی پیشگوئی شایع فرماتے ذرا خیال تو فرماییے کہ اگر طاعون ملعون وارد ہے جس نے ہزارہا بندگان کی جانیں تلف کرکے اس گلزار ہند کو دائمی ماتمکدہ بنا دیا ہے، تو یہہ جناب کے طفیل مبارک سے ہے۔ اور اگر زلزلہ سے بیشمار مخلوق خدا بے خطا نشانہ قضا بن چکے ہیں۔ تو یہہ بھی حضور کے قدوم میمنت لزوم کے برکت سے ہے اور ابھی اسپر بھی آپ بس نہیں کرتے۔ بلکہ اپنے رحیم و کریم خدا کو متواتر درخواستیں بھیج رہے ہیں کہ دوبارہ سخت زلزلہ نازل فرماوے تو خیال فرمائیے کہ آپ کی ذات اقدس کہاں تک رحمۃ العالمین ثابت ہوسکتی ہے۔ اور آپکا خدا کس حد تک رحیم و کریم خدا بن سکتا ہے۔ دوسرا امر قابل غور اسمیں یہہ ہے کہ گذشتہ زلزلہ گو کم و بیش ہر جگہ نقصان رسان ثابت ہوا تاہم کانگڑہ کا علاقہ خصوصاً تباہ و برباد کیا گیا اور سب سے زیادہ اسی ضلع کے باشندگان کے واسطے یہہ زلزلہ تو قہر الہی ثابت ہوا۔ کیونکہ وہی

لوگ بے جرم وخطا مع معصوم عیال واطفال کے ہزاروں کی تعداد میں بیک لحظہ تباہ وبرباد ہوگئے۔ پس آپ حلفاً بیان کیجئے کہ کیا بہ نسبت دیگر باشندگان اکناف ہندوستانکے صرف کانگڑہ والے بے چارے جاہل اور بے علم گنواروں نے ہی آپ کی زیادہ مخالفت اور تکذیب کی تھی جسکی وجہ سے وہی لوگ بلاوجہ وقصور آپ کے قادیانی خدا کی رحمت کا شکار ہوئے؟

میری رائے ہے کہ جہاں تک واقعات ظاہر کرتے ہیں۔ سب سے زیادہ آپکی تکذیب وتکفیر قادیان آریہ سماج کے بیدار مغز ممبر اور بعد ازاں لاہور وامرتسر وسیالکوٹ وغیرہ کے مولوی وآریہ وعیسائی صاحبان کر رہے ہیں۔ بلکہ سب سے زیادہ تو اجمل مصنف ابطال مرزا وضرب عیسوی ومحبوب عالم صاحب پیسہ اخبار نے زبردست اور مدلل تحریرات شائع کرکے شہرت کی ہوئی ہیں۔ جنہوں نے آپکا رہا سہا ایوان نبوت بہ نسبت زلزلہ کانگڑہ کے بھی زیادہ خطرناک صورت میں تباہ وبرباد کر دیا ہے۔ لیکن یہ حضرت نہ تو پلیگ کی زد میں آئے اور نہ بفضل ایزدی زلزلہ ہی انکا کچھ بگاڑ سکا۔ پھر فرمائیے تو سہی۔ آپ کا الہام درست کہاں تک زود انتقام اور راستگو ثابت ہو سکتا ہے؟ (باقی آئندہ)

راقم

ایک متلاشی حق از لاہور

چینی لونڈی

اسوقت وہ کسی اور وجہ کو خیال میں بھی نہ لا سکا۔ وہ بخوبی جانتا تھا کہ مردہ لاشیں ایسے بکسوں میں جنمیں ہوا نہیں جاسکتی زمین میں دفن کرنے سے پیشتر کئی دن بلکہ مہینے اور بعض حالتوں میں سال سے بھی زیادہ عرصے تک رکھی جایا کرتی ہیں۔ لیکن اسکو ایسی جلدی اس واسطے دفن کر دیا کہ لوگ مجھ سے بدلا لینا چاہتے تھے۔ کیا اس گاؤں میں ایک بھی میرا دوست نہیں جو میری غیر حاضری میں میرے لئے وکالت کر سکتا؟

فوراً اسکو یاد آگیا کہ میں نے سنا تھا کہ گاؤں میں ایک عورت شیر سے ہلاک کی گئی ہے اور اب سارا بھید اسکو معلوم ہوگیا۔ وہ میری ہی بیوی تھی اور لوگوں نے شیروں کے ڈر سے اسکو جلدی دفن کر دیا۔ لمحہ بھر کے لئے نفرت کے وہ تمام خیال جو اپنے کینہ رکھنے والوں کی نسبت اس کے دل میں اٹھ رہے تھے جاتے رہے اور اس کا دل اس تعصب سے بھر گیا جو چین کی سب سے بڑی لعنت ہے اس نے یقین کیا کہ گاؤں کے دشمنوں میں سے بعض نے اس شیر کو بھیجا ہوگا۔ اور اس خیال سے کہ میں گھر سے غیر حاضر ہوں میری بیوی کو مروا ڈالا اور دفن کر دیا۔ ہائے اسکو شیر سے مروا دیا! پھر انکی دشمنی کا خیال کر کے غصے اور نفرت سے کانپنے اور دانت پیسنے لگا۔ اور خیال کیا کہ وہ لوگ میرے غم کو دیکھکر خوش ہونگے اس لئے اس نے ارادہ کیا کہ میں گاؤں میں کسی کو معلوم بھی نہ ہونے دونگا کہ مجھے اپنی بیوی کی موت کا غم ہے۔ میں اسکی نسبت کسی سے بلکہ لیان تک سے بھی بات نہ کرونگا ایسا نہ ہو کہ وہ کسی سے کہدے اس طرح سے ہوسو کا دل پھر سخت ہوگیا یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ آیا وہ لیان اور لنگ سو کو دیکھنا چاہتا تھا یا اس نے ارادہ کیا کہ وہ اوروں کے گھر میں نہ رہیں مگر اس نے انکی تلاش کی اور فوراً ان دونوں لڑکیوں کو اپنے گھر لے آیا حسب معمول وہ خاموش اور غمگین معلوم ہوتا تھا۔ جتنی جلدی ہو سکا وہ لڑکیاں سونے کے لئے اپنے کمروں کو چلی گئیں لیکن ہوسو کو نیند نہیں آتی تھی۔ کچھ دیر کے بعد اس نے ایک آواز سنی اور دریافت کرنے کے لئے کہ یہ آواز کیسی ہے ایک کمرے سے دوسرے میں تلاش کی اور اس چھوٹے کمرے میں جہاں تختی رکھی ہوئی تھی دروازے سے جو کسی قدر کھلا ہوا تھا روشنی دیکھی۔ آہستہ آہستہ دروازے پر جا کر دیکھا کہ لنگ سو تختی کے آگے گھٹنے ٹیک کر ہوسو کی روح سے دھیمی آواز سے دعا مانگ رہی ہے۔

اس کا سخت دل کسقدر پگھلنے لگا اور چھوٹی لڑکی کے پاس گھٹنے ٹیک کر دعا کرنے کو تیار تھا کہ اس نے اسکو کسیقدر زور کی آواز سے یہ دعا کرتے سنا "مجھے شیروں سے بچا۔ مالک سے محفوظ رکھ کہ وہ شیروں کو مجھ پر نہ بھیج سکے"۔

اس کا دل جو کسی قدر نرم ہوگیا تھا۔ پھر پتھر کی مانند سخت ہوگیا۔ اور وہ لنگ سو سے اور ان سب لوگوں سے جنکی نسبت اس کا خیال تھا کہ انہوں نے لنگ سو کو کہا ہے کہ میں نے ہی اپنی بیوی کو مارنے کے لئے شیر بھیجا ہے بلکہ ہر ایک آدمی سے نفرت کرنے لگا۔ اور وہاں سے چلا گیا۔ اس وقت اس کے دل میں اس قدر نفرت وغصہ کا زور تھا کہ وہ ہر قسم کا نقصان پہنچانے کے لئے تیار تھا۔

صبح ہوئی اور ان تینوں میں سے کسی نے ہوسو یا اس کی موت کی نسبت ایک لفظ بھی نہ کہا صرف چند الفاظ میں ہوسو نے لیان سے کہا کہ گھر میں رہکر گھر کی حفاظت ونگہبانی کرنا اور کام کرتی رہنا اور لنگ سو کو کھیت پر چلنے کے لئے بلایا۔

صبح کے کھانے کا وقت ہوگیا لیکن ہوسو نے گاؤں کو جانے کی نسبت کچھ نہ کہا۔ لنگ سو کو کام بتلا کر بغیر اور کچھ کہنے کے چپ چاپ ترچھا دوپہر تک مستعدی سے کام کرتا رہا۔ پھر لنگ سو کو کہا کہ گھر جا کر کھانا کھا لو اور پھر واپس مت آنا گھر میں ہی رہنا۔



(بقیہ صفحہ نمبر ۲)

تعداد ایک ہزار تک ہو جائیگی گورنمنٹ آف انڈیا کے حکم سے اس صوبہ کے تمام سند یافتہ استادوں کا خواہ وہ کسی مد میں کام کرتے ہوں ایک رجسٹر تیار ہو رہا ہے۔ اس رجسٹر کے نقشے سے معلوم ہوتا ہے کہ پبلک تعلیم کے ڈائرکٹر صاحب بہادر کے علاوہ انڈین ایجوکیشنل سروس میں ۱۲ اسامیاں جن پر ہند کے سکرٹری آف سٹیٹ کی طرف سے تمام یورپین ہی ملازم ہیں پرونشل ایجوکیشنل سروس کے ۲۵ اسامیوں میں جن کی تنخواہ دو سو سے سات سو روپیہ تک ہے اکیس اسامیاں ہندوستان سے اور صرف ۴ یوریپین پر ہیں، باقی ماندہ کل ۷۹۰ اسامیاں ماتحت کی تعلیمی اسامیاں ہیں جن میں بہت سے ملازم ایسے ہیں جن کی تنخواہ ایک سو روپیہ سے ۴۰ روپے تک ہے۔ یہ کہنا عبث ہے کہ ماسوائے تین چار مستثنیات کے یہ کل اسامیاں ہندوستانیوں میں پر ہیں (سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور)

ضرورت

ایک چھوٹے سے اپر پرائمری مشن اسکول کیلئے تجربہ کار سرگرم مسیحی ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے۔ درخواستیں جس میں اس بات کا ذکر ہو کہ کتنی تنخواہ لینی ہے ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

المشتہر

پادری ڈبلیو ۔ سی ۔ کے ۔ ٹرینر ۔ سی ایم ایس بٹالہ گوردن

مخزن مسیحی

یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو رومن اردو اور انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کے خاطر شائع ہوتا ہے۔ اس کا مدعا ہے کہ بڑے بڑے بشران انجیل اور کلیسائی کارندوں کے قلم سے نکلے مضامین کے ذریعہ سے مسیحی کارندوں کی عملی استعانت کرے نیز مختلف مشن سٹیشنوں کی کلیسائی خبریں اس میں خصوصاً درج ہوتی ہیں سنڈے سکول اور کرسچن اینڈیور کے متعلق ہر قسم کی ضروری توجہ دی جاتی ہے۔

شرح چندہ کی حسب ذیل ہے

عوام سے		سالانہ
اگر تنخواہ پچاس روپیہ سے کم ہو	عہ؍	″
″ پچیس روپیہ سے کم ہو	للعہ	″
″ ″ پندرہ روپیہ سے کم ہو	۱۲ار	″
ادنیٰ ترین نرخ	۱۲ار	″

نمونہ کا پرچہ درخواست پر روانہ کیا جاتا ہے درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

المشتہر

پادری اے جی میکاہ الموڑہ ۔ یو ۔ پی (صوبجات)

پریسبیٹرین بیوگان و یتامیٰ کا فنڈ

یہ فنڈ ۱۸۴۲ء میں قائم ہوا ہے ۔ تین سو سے زیادہ اشخاص اس میں شریک ہو چکے ہیں ساٹھ سال کے عرصہ میں اس فنڈ کی طرف سے ۶۵ بیوگان اور خاندانوں ۵۰ ہزار روپیہ سے زیادہ پنشن دیگئی ہے بیمہ رقم اس کل رقم سے نو ہزار روپیہ زیادہ ہے جو چندہ دہندگان سے وصول ہوا ہے ۔ اس وقت اس فنڈ میں چالیس ہزار پانسو روپیہ سے زیادہ خزانہ میں موجود ہے۔ اس فنڈ کا نرخ کسی اور اس قسم کے فنڈ سے بہت ارزان ہے ہند کا ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس فنڈ میں شامل ہو سکتا ہے مردوں کو پیرسالی میں مستورات کو بیوہ کی حالت میں اور بچوں کو یتامیٰ میں اس فنڈ سے پنشن ملتی ہے صرف ایک پیسہ کا کارڈ بھیجنے پر پراسپیکٹس روانہ کیا جاتا ہے۔

المشتہر

پادری والٹر جے ۔ کلارک صاحب ایم اے فینانشل ڈائرکٹر نولکھا لاہور

دستور العمل نورافشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ عہ مع ضمیمہ للعہ
قیمت سالانہ مع محصولڈاک ″ للعہ ″ سے
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	للعہ	ـہ؍	ے
چوتھائی کالم	ـہ؍	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	ماعہ
پورا کالم	عہ	ماعہ	سعہ
پورا صفحہ	سعہ	صعہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ ر مابعد کے لئے ار فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔
(نوٹ) نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویردار سنڈے سکول بلا محصول عہ
″ ″ ″ ″ ″ ″ مع محصول عہ
″ ″ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

پانچ ہزار روپیہ انعام

ممیرے کا سرمہ

پانچ ہزار روپیہ انعام

پانچ ہزار روپیہ انعام

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

پانچ ہزار روپیہ انعام

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹر والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا ٹرول غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ خاص عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہے دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ عہ روپیہ مصری سرمہ فی تولہ عہ خرچ ڈاک ذمہ خریدار ہوگا درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں المشتہر پروفیسر میاں سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

بوجہ عدم گنجائش چند صاحبان کے صرف نام نامی معہ پتہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں کہ جنہوں نے تجربہ کرکے تحریر فرمایا ہے کہ اس سرمہ سے بہتر آنکھوں کی بیماری کیلئے یا حفاظت بینائی کے لئے اور کوئی دوائی یا سرمہ نہیں ہے جناب سری مہاراجہ صاحب بہادر والئے ریاست منگل سوکیت جناب سری مہاراجہ صاحب بہادر والئے ریاست گولیر جناب سری راجہ سر مہاراجہ سر کشن سنگھ صاحب بہادر والئے کشن کوٹ جناب راجہ بہادر پرتاب سنگھ صاحب بہادر والئے ریاست دربار داودے پور جناب سری راجہ کشن کمار صاحب بہادر تعلقہ سہسپو بلاری ضلع مراد آباد جناب راجہ کنور چھتر پال سنگھ صاحب بہادر ریاست بھگوان پور جناب مہاراجہ سرو جیت پرتاب بہادر سہائے صاحب بہادر والئے ریاست تمکوہی ضلع گورکھپور جناب ڈاکٹر برج لعل گھوش رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند جناب خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل ایم اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر ڈیسپنسری کالج لاہور جناب ڈی ایم سانگلے صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ہائیڈلبرگ انگلینڈ انگریز جناب ڈاکٹر کانشی رام صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ بیر ریاست نیپال ملک نیپال جناب ڈاکٹر سید محمد علی صاحب معالج خاص جناب معلی القاب جناب رانی صاحبہ کوچ بہار سی ایس آئی میڈیکل آفیسر رٹلینڈ علی پور کلکتہ۔ جناب ڈاکٹر ولی احمد سول سرجن شفاخانہ دھار اشیبو علاقہ حیدر آباد دکن جناب سردار صالح محمد خان صاحب ورانی شہزادہ کابل خلف الرشید جناب ڈاکٹر پنڈت گنگارام صاحب اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر والئے ریاست بہاولپور جناب ڈاکٹر چھجو پرشاد صاحب پروفیسر میڈیکل کالج آگرہ و اڈیٹر میڈیکل جنرل آگرہ جناب حافظ میاں خورشید محمد خاں صاحب خلف نواب بیلیں محمد خان صاحب بہادر رئیس اعظم بھوپال جناب پنڈت بالکشن صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور جناب ڈاکٹر دلیپ سنگھ صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن انچارج شفاخانہ بہوہ ضلع جہانسی جناب خان بہادر حکیم خدا بخش صاحب مقام منڈی الہ یار خان رسندھ، جناب سطو زمان حکیم سید امام علی صاحب عرف پیر جی نبیرہ خواجہ غریب نواز اجمیر جناب مسٹر این گھوش صاحب بہادر بیرسٹرایٹ لا ہائی کورٹ کلکتہ جناب ریورینڈ پادری ڈبلیو کیلف صاحب بہادر افواج فرید کوٹ. جناب ڈاکٹر لعل خاں صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ چھوٹا چھند ضلع نرسنگھپور جناب ڈاکٹر سید حملہ شاہ صاحب مقام عدن ملک عرب ؁

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کی سندات میں سے جو قریب بیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے اس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بینک میں اسی غرض کے لئے ماہ مارچ سنہ ۱۹ء میں جمع کیا گیا ہے

پادری آر ڈی ٹربسی صاحب اڈیٹر و منیجر نور افشاں کیواسطے مشن سٹیم پریس لودیانہ وائیٹی برادرس کے اہتمام سے چھپا

